



سوال

(2) روزوں کی حکمت اور ان کے فوائد

جواب

السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ

روزوں کی حکمت اور ان کے فوائد

الجواب بعون الوهاب بشرط صحیحہ السؤال

و علیکم السلام ورحمۃ اللہ وبرکاتہ!

الحمد للہ، والصلوة والسلام علی رسول اللہ، أما بعد!

اللہ تعالیٰ کے مبارک ناموں میں سے ایک نام حکیم ہے۔ جس کا معنی اور مفہوم یہ ہے کہ وہ حکمت والا ہے اور حکمت یہ ہے کہ تمام کاموں کو چھی طرح سے ادا کرنا اور اس کو اس کے صحیح مقام پر رکھنا۔

اللہ تعالیٰ کے ہر کام میں حکمت ہے اور اس نے جو چیز بھی پیدا کی ہے یا اس کو نافذ کیا ہے تو اس میں یقیناً کوئی حکمت ہے۔ جو اس حکمت کو نہ سمجھ پایا، تو یہ اس کی اپنی کم علمی ہے ورنہ اس کا کوئی کام اور حکم حکمت سے خالی نہیں ہے۔

اللہ تعالیٰ نے روزوں کی فرضیت اور ان کی حکمت و فوائد سے اپنے بندوں کو آگاہ کر دیا ہے۔

1- روزوں کی حکمتوں میں اہم چیز یہ ہے کہ یہ ایک عبادت ہے۔ بندہ اس عبادت سے اپنے رب کا قرب حاصل کرتا ہے۔ وہ اپنی محبوب ترین چیزوں کو اس کی محبت کی خاطر چھوڑ دیتا ہے۔ انسان کا کھانا پینا اور نکاح وغیرہ محض اپنے رب کی رضا اور اس کی خوشنودی کے حصول کی خاطر چھوڑتا ہے۔ یہ چیز انسان کے ایشار کو ظاہر کرتی ہے کہ وہ اپنے رب کی رضا کے لئے اپنی محبوب ترین چیزوں کو پس پشت ڈالتا اور آخرت کی زندگی کو دنیاوی زندگی پر ترجیح دیتا ہے۔

2- روزوں کی حکمتوں میں سے ایک حکمت یہ ہے کہ جب روزہ دار اپنے روزوں کو واجبات کے ساتھ ادا کرتا ہے تو وہ اس میں تقویٰ کی صفت پیدا کرتا ہے۔

ارشاد باری تعالیٰ ہے :

يَا أَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا كُتِبَ عَلَيْكُمُ الصِّيَامُ كَمَا كُتِبَ عَلَى الَّذِينَ مِن قَبْلِكُمْ لَعَلَّكُمْ تَتَّقُونَ ۝ ۱۸۳ ... سورة البقرة

”سے لوگو! جو ایمان لائے ہو تمہارے اوپر روزے فرض کر دیئے گے جس طرح تم سے پہلے لوگوں پر فرض کئے گئے تھے تاکہ تم میں تقویٰ کی صفت پیدا ہو جائے۔“



3- روزہ رکھوانے میں اللہ تعالیٰ کی حکمت یہ بھی ہے کہ انسان متقی بن جائے۔ اس لئے روزہ دار کو حکم دیا گیا کہ وہ تقویٰ کی صفت کو ضرور مد نظر رکھے۔ تقویٰ اللہ تعالیٰ کے احکامات ماننے اور اس کی منع کردہ اشیاء سے بچنے کا نام ہے۔ اور روزوں کا اصل مقصد اعظم یہی تقویٰ ہے۔ یہ نہیں کہ روزے دار کو کھانا پینا بھڑوا کر اور بیوی سے دور کر کے اس کو اذیت میں ڈالا جائے۔ اللہ کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم فرماتے ہیں :

(من لم یدع قول الزور والعلل بہ فلیس للہ حاجتی ان یدع طعامہ وشرابہ) (رواہ البخاری)

”جو شخص (روزہ رکھ کر) جھوٹ بولنا، اس پر عمل کرنا ترک نہ کرے اور جہالت نہ پھوڑے تو اللہ تعالیٰ کو اس بات کی کوئی حاجت نہیں کہ وہ بھوکا پیاسا رہے۔“

ذرا حدیث کے الفاظ پر غور فرمائیں۔ قول الزور سے مراد ہر وہ بات جو حرام قرار دی گئی مثلاً جھوٹ بولنا، غیبت کرنا کسی کو گالی دینا وغیرہ اور اسی طرح کے دیگر اقوال ہیں۔ عمل بالزور سے مراد بھی ہر وہ کام ہے جو غلط ہے اور حرام کیا گیا ہے مثلاً لوگوں کے مال میں خیانت کا مرتکب ہونا، ان کو دھوکہ دینا، کسی کو مارنا، کسی کا مال ناحق لینا، اسی طرح حرام چیز کا سنا جیسے حرام گانا، ساز بانسری موسیقی وغیرہ یہ ساری چیزیں اس میں داخل ہیں۔

اور جہل سے مراد ہے بیوقوفی یعنی اقوال و اعمال میں ہدایت سے ہٹ جانا اور پہلو تہی کرنا۔

4- روزہ سراسر تربیت نفس نہیں تو اور کیا ہے؟ یہی وہ تربیت ہے جس کے اثرات آدمی کے اخلاق و کردار پر پڑتے ہیں اور رمضان المبارک کے بعد بھی اس پر تا دیر اس تربیت کے اثرات باقی رہتے ہیں۔

5- رمضان المبارک کے روزوں کی ایک حکمت یہ بھی ہے کہ امیر آدمی کو اللہ کے انعامات اور فضل و کرم کا احساس ہوتا ہے۔ وہ اس عظیم نعمت کو پہچانتا ہے کہ کس طرح اللہ تعالیٰ نے اس پر اپنی نعمتوں کے دروازے کھولے ہوئے ہیں۔ عام حالت میں وہ جو کھانا پینا، عیش و آرام چاہتا ہے اسے میسر آ جاتا ہے۔ لیکن جب روزہ کی صورت میں اس پر پابندی لگی تو اس کو اس نعمت کا احساس ہوا۔

پھر ساتھ ہی اس کو اپنے مفلس بھائی کی مشکلات کا بھی احساس ہوتا ہے جس کو مادی سہولتیں میسر نہیں ہیں چنانچہ وہ صدقات خیرات سے اس کی مدد کرتا ہے۔

6- روزوں کی ایک حکمت یہ بھی ہے کہ انسان کو نفس پر قابو پانا آ جاتا ہے۔ اپنے نفس کو خواہشات کے نہیں بلکہ خواہشات کو نفس کے تابع کر لیتا ہے اور اس کو دنیا و آخرت میں خیر اور نیکی کی طرف لے جاتا ہے۔ جس سے وہ صحیح انسان بن جاتا ہے۔ اس میں حیوانی جبلت ختم ہو جاتی ہے۔ جب انسان میں حیوانی جبلت آ جائے تو وہ اسے دنیا کی لذتوں اور شہوتوں کی طرف لے جاتی ہے مگر روزہ اس کا بہترین علاج ہے۔ انسان روزہ سے اپنے نفس پر قابو پالیتا ہے اور وہ برائی سے بچ جاتا ہے۔

7- روزوں کی ایک حکمت یہ ہے کہ اس سے صحت اور تندرستی حاصل ہوتی ہے۔ رمضان کے دوران کھانا معمول سے کم کھانا ہے جس سے نظام ہضم درست ہو جاتا ہے اور جسم سے فاسد مادے اور رطوبات جو مضر صحت ہوتی ہیں، خارج ہو جاتی ہیں۔

ہذا ما عنہدی واللہ اعلم بالصواب

فتاویٰ الصیام

صفحہ: 15



محدث فتویٰ